ابواب المصائب

جناب بیزؔ مسعود، لکھنؤ

رثائی ادب کے خدمت گزاروں میں اس وقت ڈاکٹر تقی عابدی کا نام سرفہرست ہے۔ وہ اس سلسلے میں کئی کتابیں بری آب وتاب کے اتھ شائع کرچکے ہیں اور ابھی کئی کتابیں تیاری کے مراحل میں ہیں۔ ان کا ایک ناقابل فراموش کارنامہ یہ ہے کہ وہ مرزا دبیر کا تمام کلام نظم ونثر مرتب کرکے شائع کررہے ہیں۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے:

۱۔ ''سلکِ سلام ودبیر'' (سلاموں کا کلیات)

۲۔ ''طالع مہر'' (بے نقط کلام)

۳۔ ''مجتہد نظم مرزا دبیر''

۴۔ ''مثنویات دبیر''

۵۔ ''ابواب المصائب''

۶۔ ''مصحفِ فارسی''

یہ کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ اس وقت وہ مرزا دبیر کی جملہ رباعیوں کی جمع آوری کے کام میں مصروف ہیں جس میں ہر رباعی کا تنقیدی تجزیہ بھی ہوگا۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہوگا۔ اس کے بعد انشاء اللہ مرزا دبیر کا کلیاتِ مراثی آئے گا۔

مرزا دبیر کا بیشتر کلام ''دفتر ماتم'' کی جلدوں میں شائع ہوا تھا لیکن یہ جلدیں بہت کم یاب اور بوسیدہ ہوچکی ہیں۔ تقی عابدی صاحب نے ان جلدوں میں شامل کلام کے علاوہ مرزا صاحب کا غیر مطبوعہ کلام اور دوسری جگہوں سے شائع ہونے والا کلام بھی یکجا کرلیا ہے۔ اس طرح ان کے ہاتھوں مرزا صاحب کا حق ادا ہورہا ہے۔

''ابواب المصائب'' مرزا صاحب کی نثری تصنیف ہے جس میں قرآن مجید کے ''احسن القصص'' یعنی قصۂ حضرت یوسف کو امام حسین علیہ السلام کے حالات سے ربط دیا ہے اور قصۂ یوسف اور واقعہ کربلا میں مماثلتیں تلاش کی ہیں، یہ کتاب مرزا صاحب نے ۱۲۴۵ھ میں لکھی۔ اس کی نثر بہت سادہ وسلیس ہے اردو نثر کی تاریخ میں ''ابواب المصائب'' کا نام بھی شامل ہونا چاہیے۔ یہ کتاب مرزا رجب علی بیگ سرور کی ''فسانۂ عجائب'' کے صرف پانچ برس بعد تصنیف ہوئی ہے اور لکھنؤ میں اردو نثر کے ارتقا کی ایک اہم کڑی ہے۔

''ابواب المصائب'' میں نثر کو جابہ جا نظم سے تزئین دی گئی ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس میں مرثیے کا کوئی بند نہیں ہے (کم سے کم مجھے نظر نہیں آیا) یہ منظومات غالباً خاص اسی کتاب کے لیے کہے گئے ہیں۔

اتنی ضخیم کتاب مرزا دبیر نے صرف ایک ہفتے میں مکمل کرلی اور اس ایک ہفتے میں وہ مجالس عزا میں شرکت اور احباب سے ملاقاتیں بھی کرتے رہے۔ اس لحاظ سے اس کتاب کو امام حسینؑ کا معجزہ بھی کہا جاسکتا ہے۔

خدا سے دعا ہے کہ تقی عابدی صاحب کے ہاتھوں مرزا صاحب کے بقیہ آثار بھی اسی طرح مرتب ہوکر آجائیں۔ یہ اردو ادب، رثائیات اور مرزا دبیر کی بڑی خدمت ہوگی۔

☆☆☆